الدعاء والاستجابۃ

الّفہ

المفتقر الی اللہ الصمد السید احمد

در مطبع مفید عام آگرہ باہتمام منشی قادر علیخان صوفی طبع شد

سنہ ۱۸۹۲ع

الدعاء والاستجابة

الفه

المفتقر الی اللہ الصمد السید احمد

در مطبع مفید عام آگرہ باہتمام منشی قادر علیخان صوفی طبع شد

سنہ ۱۸۹۲ء
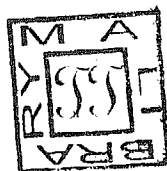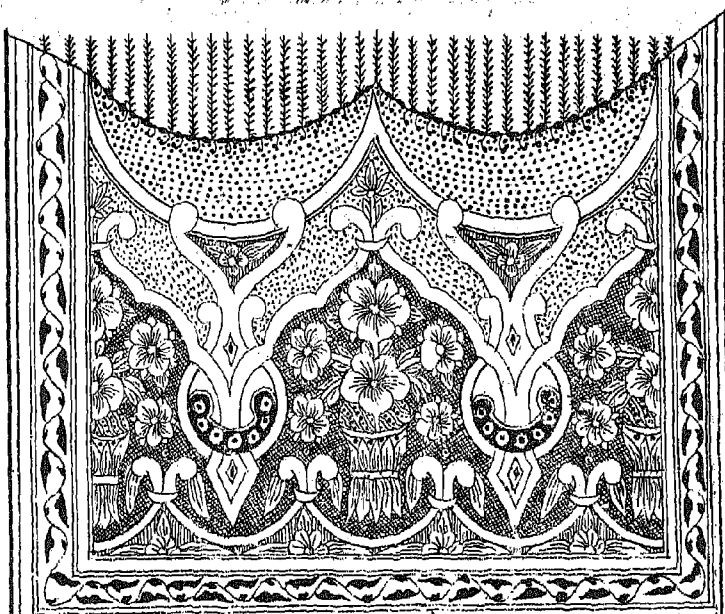
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الدعاء والاستجابۃ

دعا اور نداء دو لفظ مرادف ہین اور دونکے لغوی معنی پکارنے کے ہین۔ حضرت زکریا کے حال مین ایک جگہہ خدا نے فرمایا وزکریا اذ نادیٰ ربہ اور یہ کافی ثبوت اس بات کا ہی کہ دعا اور نداء دو مرادف لفظ ہین۔ خدا کو پکارنا اوسکی طرف متوجہ ہونا اور اوسکو حاضر سمجھنا اور اوسکے الہ اور معبود برحق ہونے کا اقرار کرنا ہی۔ پس جو شخص کہ اسطرح خدا کو پکارتا ہی خدا اوسکو قبول کرتا ہی قال اللہ تعالیٰ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ (آیت ۶۲۔ المومن ۴۰) اور دوسری جگہہ فرمایا ہی وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ (آیت ۱۸۲۔ البقرہ ۲)

غرض کہ لفظ دعا اور ندا مین بہ لحاظ اوسکے حقیقی معنی کے امر مسئول عنہ داخل نہین ہوتا بلکہ وہ علیحدہ بیان کیا جاتا ہے جیسے کہ ان دو آیتون مین ہے۔ پہلی آیت یہہ ہے

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ (آیت ۳۸۔ آل عمران ۳) اور دوسری آیت یہ ہے وَزَكَرِيَّا إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ (آیت ۸۹۔ الانبیاء ۲۱)

بہت جگہہ قرآن مجید مین بغیر لفظ دعا کے سوال کیا گیا ہے اور حاجت چاہی گئی ہے جیسے حضرت ابراہیم نے کہا رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ (آیت ۱۰۰و۱۰۱۔ الصافات ۳۷) اور سورۃ النمل مین جو یہہ آیت ہے أَمَّن يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ (آیت ۶۲۔ النمل ۲۷) اس مین بھی لفظ دعا او نہین معنون مین آیا ہے جو اور آیتون مین آیا ہے اور مسئول عنہ پر بولا نہین گیا ہے بلکہ اوسکا مطلب یہہ ہے کہ اذا دعاہ بکذا و کذا۔

لیکن اگر خدا سے کچھہ مانگا جاوے اور سوال کیا جاوے تو اوس حالت مین بھی خدا کی طرف متوجہ ہونا اور اوسکو معبود برحق سمجھنا لازم آتا ہے اور لفظ ندا لفظاً یا معناً اوسپر مصدر ہوتا ہے اس لیے دعا کا لفظ مسئول عنہ پر بھی بولا جاتا ہے اور لفظ دعا کے معنی الابتہال الی اللہ بالسؤال کے ہوجاتے ہین یعنی عاجزی کے ساتھہ خدا سے کچھہ مانگنے کے اور یہی سبب ہے کہ دعا کو بمعنی اول لو یا بمعنی ثانی عبادت کہا گیا ہے۔ چنانچہ اس آیت مین وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ

اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَہَنَّمَ دَاخِرِیْنَ (آیت ۶۲ - المومن ۴۰) عبادت کا لفظ مرادف دعا کے آیا ہے اس لیے کہ شروع آیت مین ادعونی کا لفظ ہے تو اوسکی مناسبت سے یستکبرون کے بعد عن دعائی آتا مگر وہان عن عبادتی آیا ہے جو کافی ثبوت ہے کہ دعا اور عبادت مرادف لفظ ہین ۔

اسی آیت کے مطابق دو حدیثین مشکواۃ شریف مین موجود ہین پہلی حدیث یہہ ہے عن النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الدعاء ھو العبادۃ ثم قراء وقال ربکم ادعونی استجب لکم رواہ احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ ۔ دوسری حدیث یہہ ہے عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدعاء مخ العبادۃ رواہ الترمذی ۔

باقی رہی استجابت دعا اگر استجابت دعا کے معنی اوس سوال کا پورا کردینے کے قرار دیے جاوین تو اوس مین دو مشکلین پیش آتی ہین ۔ اول یہ کہ ہزارون دعائین نہایت عاجزی اور اضطرار سے کی جاتی ہین مگر سوال پورا نہین ہوتا جسکے معنی یہ ہوتے ہین کہ دعا قبول نہین ہوئی حالانکہ خدا نے استجابت دعا کا وعدہ کیا ہی دوسرے یہہ کہ جو امور ہونے والے ہین وہ مقدر ہین یعنی علم الہی مین ہین اور جو نہین ہونے والے ہین وہ بھی علم الہی مین ہین ۔ اون مقدرات کے برخلاف ہرگز نہین ہوسکتا پس اگر استجابت دعا کے معنی سوال کا پورا ہونا قرار دیے جاوین تو خدا کا یہ وعدہ

کہ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ان سوالون پر جنکا ہونا مقدر نہین ہے کسی طرح صادق نہین آسکتا۔

تقدیر کی دو قسمین مبرم اور معلق قرار دینا بچون کی باتین ہین اور اسپر بھی کوئی فائدہ مترتب نہین ہوتا کیونکہ جسکو تقدیر معلق قرار دیا جاتا ہے وہ بھی بمنزلہ اوسی کے ہوجاتی ہے جسکو تقدیر مبرم کہا جاتا ہے ماسوا اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ کا وعدہ عام ہے اور اوس مین کوئی چیز اور کوئی شخص مستثنےٰ نہین ہے اور جبکہ یہہ ثابت ہے کہ حصول سوال منحصر مقدر پر ہے تو استجابت دعا جسکا وعدہ خدا نے کیا ہے وہ اور کوئی معنی رکھتا ہے۔

ہان اس مین شبہہ نہین کہ بعض امور جنکا ہونا مقدر مین ہے اور اونکے لیے بھی دعا مانگی جاتی ہے وہ حاصل ہوجاتے ہین اور اونپر استجابت کا مجازاً اطلاق کیا جاسکتا ہے جیسے کہ اس آیت مین هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَىٰ مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَسَيِّدًا وَحَصُورًا وَنَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ (آیت ۳۳-۳۴ - آل عمران ۳) اور جیسے کہ اس آیت مین ہے وَزَكَرِيَّا إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَوَهَبْنَا لَهُ يَحْيَىٰ وَأَصْلَحْنَا لَهُ زَوْجَهُ إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ (آیت ۸۹-۹۰ الانبیاء ۲۱)

حضرت زکریا کے بیٹا پیدا ہونے کو مجازاً استجابت دعا کہا جاوے کیونکہ بیٹا ہونا مقدر میں تھا وہ ضرور ہوتا تھا۔ اسیطرح حضرت ابراہیم کی اس دعا کی نسبت رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصّٰلِحِيْنَ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ (آیت ۹۸-۹۹ الصّٰفّٰت ۳۷) مجازاً استجابت دعا کہا جاتا ہے کیونکہ بیٹا ہونا مقدرات میں سے تھا۔

اور جبکہ یہہ بات محقق ہوی کہ دعا عبادت ہے جو دل سے اور خضوع و خشوع سے ہو اوسکے قبول کرنے کا خدا نے وعدہ فرمایا ہے اور وہ کبھی نامقبول نہین ہوتی تو استجابت دعا کی ٹھیک مراد عبادت کے قبول کرنے اور انسان کے دل مین جو حالت کہ صدق دل سے عبادت کرنے مین پیدا ہوتی ہے اوسکے پیدا ہونے کی ہوی۔ وھذا ما وعد الله وان الله لا یخلف المیعاد قال الله تعالی اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ (آیت ۱۲۱ - التوبۃ ۹) وقال واصبر فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ (آیت ۱۱۵ ھود ۱۱) اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ (آیت ۱۹۳ - آل عمران ۳)

جو معنی استجابت دعا کے مین نے بیان کیے اوسکے مناسب مشکوۃ مین ایک حدیث ہے عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ما من مسلم یدعو بدعوۃ لیس فیها اثم ولا قطیعه رحم الا اعطاه الله بها احدی ثلث اما ان یعجل له دعوته واما ان یدخرها له فی الاخرة واما ان یصرف عنه من السوء مثلها قالوا اذا نکثر قال الله اکثر رواه

احمد قوله اما ان يعجل له اسکا یہی مطلب ہے کہ اگر وہ امر مقدر ہے
تو وہ ہو جاویگا وقوله اما ان يدخرها في الآخرة یہہ اونہی امور پر اشارہ
ہے جو مقدر نہین ہین اور دعا کے عبادت ہونے کے سبب اوسکا ثواب
آخرۃ مین ملیگا وهذا هو قوله تعالى ادعوني استجب لكم وقوله اما
ان يصرف عنه من السوء كما قال الله ويكشف السوء اس سے یہی
مراد ہے کہ وہ دعا اوس قوت کو تحریک کرنی والی ہوتی ہے جس سے اوس رنج
ومصیبت و اضطرار مین جو مطلب نہ حاصل ہونے سے ہوتا ہی تسکین دیتی ہے
اور جبکہ دعا دل سے اور اپنے تمام فطرتی قوا کو متوجہ کرکے کی جاتی ہے اور خدا
کی عظمت اور بے انتہا قدرت کا خیال اپنے دل مین جمایا جاتا ہے تو وہ قوت
تحریک مین آتی ہے اور اون تمام قوتون پر جنسے اضطرار پیدا ہوا ہے اور اوس
مصیبت کا رنج برانگیختہ ہوا ہے اون سب پر غالب ہو جاتی ہے اور انسان کو صبر
و استقلال پیدا ہو جاتا ہے اور ایسی کیفیت کا دل مین پیدا ہونا لازمہ عبادت ہے
اور یہی دعا کا مستجاب ہونا ہے —

انسان کی فطرت مین یہہ بات داخل ہے کہ جب اوسپر کوئی مصیبت آتی ہے
اور اوسکے دل کو اضطرار ہوتا ہے تو وہ کسیکی طرف استمداد اور استعانت کے
لیے رجوع کرتا ہے اگر وہ امر ایسا ہو کہ کوئی انسان اوسکی مدد کر سکتا ہے تو وہ انسان
کی طرف رجوع کرتا ہے اور اگر وہ امر کسی انسان کی مدد سے بالاتر ہے تو کسی

ایسی ہستی سے امداد چاہتا ہے جو اوسکے نزدیک اوس امر مین مدد کر سکتی ہے
مگر خدا نے ہمکو اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کی تعلیم دی ہے اور اوسکا لازمہ
یہہ ہے کہ ہم کسی امر مین سوائے خدا کے اور کسی سے مدد نہ چاہین - وہ امر
کیسا ہی بڑا یا کیسا ہی چھوٹا ہو -

مشکوٰۃ مین یہہ حدیث حضرت انس سے مروی ہے قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لیسال احدکم ربہ حاجتہ کلہا حتی یسال
شسع نعلہ اذا انقطع یعنی ہر شخص اپنی تمام حاجتین خدا ہی سے مانگے یہانتک
کہ اگر اوسکی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے تو اوسکو بہی خدا سے مانگے - پس دعا سے
مقصد یہہ ہے کہ ہر حال مین بندے کو خدا سے تعلق اور ہر امر مین اوسکی طرف
رجوع رہے نہ کسی غیر کی طرف -

جو لوگ کہ حقیقت دعا سے اور جو حکمت اوسمین ہے اوس سے ناواقف ہین وہ کہہ سکتے
ہین کہ جب یہہ امر مسلم ہے کہ جو مقدر نہین ہے وہ نہین ہوئیگا تو دعا سے کیا فائدہ
ہے - مگر اوس مین چند نا سمجھیان ہین - اول تو یہہ معلوم نہین کہ وہ مقدر ہے
یا نہین - دوسرے یہ کہ وہ ایسا کہتے مین فطرت انسانی کو بہول جاتے ہین کہ
انسان کی فطرت مین یہہ امر داخل ہے کہ حالت اضطرار مین یا حصول مطلب کے لیے
دوسرے سے استمداد کی خواہش رکھتا ہے بلا خیال اسکے کہ وہ ہوگا یا نہین
اور انسان کی یہہ فطرت اوس سے جدا نہین ہو سکتی اور یہہ تقضاے اوسکی فطرت کے

اوسکو کہا گیا ہے کہ خدا ہی سے مانگو جو مانگو۔ والله یعلم انها مقدر ام لا فان لم یکن مقدرا یعطیك ثوابها ویدخرها لك فی الاخرة فاما فی الدنیا یصرف عنك من السوء مثلها۔ فانظر ما تفعل فی امور دنیاك انت تسعی بکمال جهد وابتهال فی حصولها وتعلم انها لا تحصل ان لم یکن مقدرا فاف لك ان تصرت فی الدعاء الی الله مع ان الله عز وجل وعدك احدی ثلث اما ان یعجل لك دعوتك واما ان یدخرها لك فی الاخرة واما ان یصرف عنك من السوء مثلها ولهذا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من لم یسال الله یغضب علیه رواه ابو هریرة (مشکوٰة)

وهذه دعائی الی الله۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (ایت ۱۲۱ البقر ۲)

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ (ایت ۱۲۲۔ البقر ۲)

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا وَمَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ (ایت ۱۹۶۔ البقرة)

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (ایت ۱۹۷ البقر)

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا

وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ (اٰیت ۲۸۶ البقرۃ ۲)

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (اٰیت ۸۔ اٰل عمران ۳)

رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (اٰیت ۱۶۔ اٰل عمران ۳)

رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ (اٰیت ۵۳ اٰل عمران ۳)۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ (اٰیت ۱۴۷۔ اٰل عمران ۳)

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (اٰیت ۱۸۸۔ اٰل عمران ۳)

رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِیْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا۔ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ (اٰیت ۱۹۰۔ ۱۹۱ اٰل عمران ۳)

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ (اٰیت ۱۹۲۔ اٰل عمران ۳)۔

رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ (اٰیت ۸۳۔ المائدہ ۵)

رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً

مِنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ (آیت ۱۱۴ ۔ المائدہ ۵)

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (آیت ۲۳ اعراف ۷)۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ (آیت ۴۷ ۔ الاعراف ۷)

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ (آیت ۸۹ اعراف ۷)

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ (آیت ۱۲۶ ۔ الاعراف ۷)

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ (آیت ۸۵ ۔ یونس ۱۰)

رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا (آیت ۱۰ ۔ کہف ۱۸)

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ (آیت ۱۰۹ ۔ المومنون ۲۳)

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا (آیت ۷۴ ۔ فرقان ۲۵)

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (آیت ۱۰ ۔ الحشر ۵۹)

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۔ (آیت ۴ الممتحنہ ۶۰)

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَآ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (آیت ۵ ۔ الممتحنہ ۶۰)

رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (آیت ۸ ۔ التحریم ۶۶)

تمت